فاضل مصنف کے علمی مراجع و مآخذ حضرات خلفائے اربعہ سیدنا حسن بن علی، سیدنا عمرو بن العاص، سیدنا معاویہ بن ابی سفیان اور سیدنا سعید بن العاص سے لے کر ابن خلدون، ماوردی، شاطبی، عز بن عبدالسلام، حافظ ابن تیمیہ، ابن قیم، امام غزالی، آمدی، شریف جرجانی اور امام شاہ ولی اللہ دہلوی تک اسی طرح شاہ شہید، نواب سید صدیق حسن خان، شیخ الہند مولانا محمود حسن عثمانی اور مولانا عبیداللہ سندھی سے لے کر مولانا محمد الیاس کاندھلوی، قاری طیب قاسمی، مولانا حامد الانصاری غازی، مولانا شمس الحق افغانی، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا اشرف علی تھانوی تک نیز مفتی محمد شفیع عثمانی، عبدالحیٔ کتانی ماہر حمادہ اور ڈاکٹر حمید اللہ سے لے کر مولانا تقی عثمانی، عبدالقادر عودہ، مولانا اسحٰق صدیقی اور تقی الدین النبہانی (رضی اللہ عنہم اجمعین) تک اعلام وفحول علمائے امت شامل ہیں۔

ان سب علماء کی تحقیقات سے موقع بموقع استنباط واستدلال نے کتاب کی استنادی حیثیت کو خاصی تقویت پہنچائی ہے۔ جس کے نتیجے میں کتاب اپنے موضوع پر ایک قابل اعتماد دائرہ المعارف کی حیثیت سے سامنے آئی ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب کی خاصیت اس کا عملی اور اطلاقی پہلو ہے، کتاب کے فاضل مصنف کو امارت اسلامیہ افغانستان (طالبان حکومت) میں مختلف انتظامی اور حکومتی عہدوں پر خدمات سرانجام دینے کو موقعہ ملا ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب اسی دور کی ضروریات سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہے۔ اس حوالے سے کہا جا سکتا ہے کہ عبدالقادر عودہ، تقی الدین نبہانی، عبیداللہ سندھی اور ابوالاعلیٰ مودودی وغیرہم جیسے حضرات نے اس موضوع پر جو کچھ نظری اور فکری مواد پیش کیا ہے یہ کتاب اس سب سے عملی تجربے کی صفت سے موصوف ہونے کی وجہ سے ممتاز ہے۔

قارئین کے علم میں رہے کہ زیرِ نظر کتاب طبع زاد نہیں بلکہ ترجمہ ہے اور اصل کتاب پشتو زبان میں لکھی گئی ہے۔ اسی وجہ سے نقل لسانی کے سبب اردو کا عام کتاب بین کتاب کی موجودہ حالت میں اجنبی زبانوں سے واضح تاثر کو محسوس کرتا ہے۔ یہ تاثر زیادہ تر دو زبانوں (عربی اور پشتو) کا ہے۔ عربی کے اثرات اسلوب سے تجاوز کر کے املا تک بھی جا پہنچے ہیں چنانچہ کتاب میں تقریباً ہر جگہ اسم منقوص کی ''ی'' کی بجائے تھانوی، سندھی تحتانی نقطتین کے ساتھ لکھا گیا ہے (مثلاً علی، عثمانی، ماوردی، وغیرہ) اسی طرح دوچشمی ''ھ'' کو بھی بحیثیت مجموعی کتاب بدر کیا گیا ہے (مثلاً تہانوی، سندہی، تمہارا وغیرہ کو)

اس کے علاوہ مغربی اصطلاحات اور اعلام کے تلفظ اور املا کے لیے عربی طرز کو اختیار کیا گیا ہے جو کہ بعض جگہوں پر انتہائی اجنبی اور اوپرا محسوس ہوتا ہے (حالانکہ وہ الفاظ اردو میں معروف ومروج ہیں) مذکورہ بالا مسئلہ کی مثالوں کے لیے تہمار اطالیس (بجائے ارسطو) توماس ارنولد (بجائے ٹامس آرنلڈ) اور سوسیالیزم (بجائے سوشلزم) قابل ذکر وقابل ملاحظہ ہیں۔

پشتو سے متاثر ہونے کی علامتیں کتاب کے بیان میں تذکیر وتانیث واحد جمع وغیرہ کی غلطیوں کے ضمن میں ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً حضرت دحیہؓ......فصاحت میں ''بڑا امتیاز'' ''تھا''

حضرت جعفرؓ......شہداء میں ''بڑا تھا''

''چوتھا'' باب کے اہم عناوین ''کا'' فہرست، سیاست ''کے'' اقسام

بایں ہمہ، ہم پوری دیانت داری کے ساتھ یہ رائے رکھتے ہیں کہ حضرات مترجمین نے اس ذی شان کتاب کا